انکشافات پیش کر کے محققین سے دادِ تحقیق وصول کرتی ہے" (ص ۱۰)۔ کتاب کے دیگر مضامین مثلاً 'میر انیس اور اقبال'، 'اقبال صدی کی سوانح عمریاں'، 'کلامِ اقبال کی تدوینِ جدید' اور 'بالِ جبریل کا غیر مطبوعہ کلام' وغیرہ بھی علمی کھوج لگانے اور حقائق کو درست ترتیب کے ساتھ پیش کرنے کی معتبر مثالیں پیش کرتے ہیں۔ دیکھا جائے تو یہ کتاب حسنِ پیش کش، حسنِ بیاں اور حسنِ فکر سے آراستہ ایک مستند حوالہ اور ایک تحقیقی دستاویز ہے۔ (سلیم منصور خالد)

حکمتِ بالغہ، (حقیقت علم نمبر)، مدیر: انجینیر مختار حسین فاروقی۔ ملنے کا پتا: قرآن اکیڈمی، گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو سوسائٹی، لالہ زار کالونی نمبر۲، جھنگ صدر۔ صفحات: ۹۶۔ قیمت: ۵۰ روپے۔

قرآن اکیڈمی (انجمن خدام القرآن، جھنگ) کے زیراہتمام شائع ہونے والے ماہنامے کے اس شمارے کا خصوصی موضوع 'علم' ہے۔ پورا شمارہ مدیر محترم ہی کی تحریروں پر مشتمل ہے۔

مدیر/مصنف نے ساری بحث کو پانچ عنوانات کے تحت سمیٹ دیا ہے: مشاہدہ، تجربہ اور عقل، تجرباتی علوم پر تعقل کی حکمرانی، سوشل سائنسز کی تشکیل و ترقی، فکرِ مغرب کا فطری اساسات سے انحراف اور اس کے تباہ کن نتائج اور پس چہ باید کرد ـــــ علاج وغیرہ۔

وہ ذرائع علوم کو تجرباتی اور تدریسی علم میں تقسیم کرتے ہیں (وحی اور الہام کا یہاں ذکر نہیں کرتے) "جو ساری دنیا کے انسانوں کا مشترک سرمایہ ہے" (ص ۱۶-۱۷) اور فطری علوم میں ۱۴ویں صدی عیسوی تک مسلمانوں کی پیش رفت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس کے بعد علم کی مشعل مغرب کے بے خدا دانش وروں کے ہاتھ آتی ہے، جس میں ڈارون، میک ڈوگل، سگمنڈ فرائڈ، کارل مارکس اور ایڈلر کے تصورات پر گفتگو کی گئی ہے۔ مصنف کے نزدیک مغرب کی خدابیزار، زوال آمادہ، استحصالی، فاحش تہذیب نے انھی ملحد مفکرین کے تصورات اور فلسفوں سے جنم لیا ہے۔

آج ہمارے کرنے کا کام صرف یہ ہے کہ "جدید علوم کے تجرباتی [اطلاقی] حصے کو علیحدہ کر کے اس کا تعلق انبیاے کرام اور آسمانی وحی سے دوبارہ جوڑ دیا جائے۔ اس ٹوٹے ہوئے تعلق کے بحال ہوتے ہی انسان کو باطنی سکون میسر آئے گا، اور دنیا آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی کے سائے میں آجائے گی، جہاں سکون، امن اور عدل و انصاف ہوگا"۔ (ص ۹۳)